سفرِ چین وجاپان .... اطلبوا العلم ولو بالصین ....

☆

چین وجپاں ہمارا ہندوستاں ہمارا .... مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا

جاپان دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں سے ایک ہے.....مگر جاپان نے یہ ترقی وخوشحالی زبردست جنگوں میں ناقابلِ فراموش شکست کے بعد حاصل کی ہے..........ہم جاپان جانے کے صرف خواب دیکھ سکتے تھے عملاً ایسی کوئی سبیل نہ تھی کہ ہم جاپان دیکھ پائیں مگر ہم پر اللہ رب العزت اور ہمارے آقا ومولا صلی اللہ علیہ وسلم (جوکہ بالمؤمنین رؤف رحیم ہیں) نے کرم فرمایا اور ہمیں جاپان دکھادیا ....ہوا یوں کہ جاپان سے سید عابد شاہ صاحب کراچی آئے انہوں نے ہم سے ملاقات کی انہیں کتابیں خریدنے اور پڑھنے کا بڑا شوق ہے..........انہوں نے ہمارے بعض مضامین کا مطالعہ بھی کیا ہوا تھا، دورانِ ملاقات انہوں نے اچانک یہ شکوہ کرڈالا کہ پاکستان سے ہمارے علماء کرام یوروپ کے بڑے بڑے ممالک اور امریکہ وکینیڈا تو جاتے ہیں مگر جاپان نہیں آتے ....شاید اس لئے کہ جاپان میں انہیں وہ فتوحاتِ مالیہ حاصل نہیں ہوتیں جو ولایات متحدہ میں یا برطانیہ میں حاصل ہوتی ہیں..........جبکہ جاپان میں دینی کام کی اشد ضرورت ہے..........اور اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی ہم سے پوچھ لیا کہ اگر ویزا کا بندوبست ہوجائے تو آپ آنے کی زحمت کریں گے، ہم نے کہا کیوں نہیں.....؟ کہا تو ربیع الاول میں سیرت النبی ﷺ پر محاضرات (لیکچرز) کی ایک سیریز رکھنے کا ارادہ ہے اگر آپ اپنے خرچ پر آسکیں تو ہم ویزا اور وہاں کی سکونت ودیگر معاملات کی ذمہ داری لیتے ہیں، مگر وہاں کسی سے کسی قسم کے مالی تعاون کی کوئی توقع نہیں کی جاسکتی..........ہم نے للہ فی اللہ حامی بھرلی..........شاہ صاحب نے ویزا کے کاغذات (اسپانسر لیٹر وغیرہ) بھجوادئے اور ہم نے جاپانی سفارتخانہ میں اپنے کاغذات مکمل کرکے جمع کرادئے..........ٹکٹ اپنی گرہ سے خریدا جو ویزا کی درخواست کے ساتھ جمع کرایا جانا ضروری تھا.....بیس روز کے اندر اندر ویزا لگ کر پاسپورٹ مل گیا اور ہم عازم سفر ہوئے، پی آئی کا جہاز کراچی سے براستہ بیجنگ جاپان جارہا تھا، (کراچی سے اسلام آباد اور اسلام آباد سے بیجنگ اور وہاں سے ٹوکیو).....جمعرات شام سات بجے کراچی سے روانہ ہوکر اگلے روز ہم بارہ بجے پچاس پر ناریتا ائرپورٹ پہنچ

گئے ...... یہ ایک خوبصورت ملک کا خوبصورت ائرپورٹ ہے بظاہر چھوٹا سا مگر اندرونی طور پر اس میں بڑی وسعت ہے......ہم امیگریشن کی لائن میں لگے ہوئے تھے، لائن لمبی تھی کہ اچانک امیگریشن آفیسر نے ہمارے قریب آ کر ہم سے نام پوچھا اور کہا آپ آگے آ جائیں ہمارا سامان (بیگ) بھی وہ غریب خود اٹھا کر لے چلا کہ اسے کاغذات سے یہ پتہ چل گیا تھا کہ ہم ایک عدد استاذ ہیں (ٹیچر) اور اساتذہ کی وہاں ہمیں بعد کو معلوم ہوا کہ بڑی قدر کی جاتی ہے......ضروری کاروائی کے دوران ہم نے محسوس کیا کہ اس ائرپورٹ پر آنے والے اکثر لوگ یا تو پیلی چمڑی والے ہیں یا گوری چمڑی والے، کالا کوئی کوئی ہے......اور ہم جیسا کوئی بھی نہیں ....شاید یہ واحد موقع تھا جہاں ہم بلا خوف تردید یہ کہ سکتے تھے کہ .... ہم ساہو تو سامنے آئے .... جمعہ ہمارا سفر کی نذر ہو گیا......اور مسافر کو اگر وجوب جمعہ سے رخصت نہ ہوتی تو یقیناً ہمیں آج جمعہ جانے کا بہت ہی افسوس ہوتا......ٹوکیو پہنچ کر ہم نے نماز ظہر ادا کی.......... ہمارے میزبان (سید عابد شاہ صاحب) ہمارے استقبال کے لئے باہر موجود تھے...... ائرپورٹ سے باہر نکل کر اس عظیم شہر کا مشاہدہ شروع ہو گیا جسے دنیا عظیم ٹوکیو کے نام سے جانتی ہے......کراچی سے اسلام آباد......اسلام آباد سے...... بیجنگ (چین) اور بیجنگ سے ٹوکیو کا یہ سفر خاصا طویل ہو گیا تھا، تھکاوٹ تھی، آرام کیا اور اگلے روز یاشیو مسجد میں اس سفرِ سیرت کا پہلا پروگرام کیا جس کے لئے ہمیں بلایا گیا تھا...... یہاں پاکستانی کمیونٹی نے ہر شہر میں مساجد یا مصلی قائم کئے ہوئے ہیں اکثر جگہوں پر صرف پاکستانی اور بعض جگہوں پر بنگلہ دیشی اور ہندی مسلمان بھی پائے جاتے ہیں ترک مسلمانوں کی اپنی ہی دنیا ہے اور ٹوکیو کی سب سے بڑی مسجد ترکوں نے تعمیر کی اور وہی اس کے نگہبان ہیں ....اتوار کے روز ہم ایباساکی (معصومیہ مسجد) میں لے جائے گئے جہاں ہمارے اس سفرِ سیرت کا دوسرا خطاب تھا..........تیسرا پروگرام جمعرات کو یوکی مسجد میں ہوا جہاں لوگوں کی تعداد پہلے کے مقابلہ میں زیادہ تھی اور یہاں اے این پی جاپان کے صدر صاحب بھی پروگرام کے منتظمین میں شامل تھے......

شیزوکا کین میں ایک سالانہ میلاد کانفرنس کا اہتمام تھا جس میں جاپان کے مختلف شہروں سے مقررین وسامعین جمع تھے اس کا اہتمام منہاج القرآن انٹرنیشنل کی جانب سے کیا گیا تھا' یہاں جاپان میں منہاج القرآن کے ورکرز بہت محنت اور لگن سے کام کر رہے ہیں......عصر تا مغرب خطاب کا موقع ملا' خطاب کے بعد جن لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں ان میں یہاں گولڑہ شریف سے تعلق رکھنے والے جناب تنویر صاحب سے ملاقات ہوئی جو سسرال راولپنڈی نزد گولڑہ شریف کے رہنے والے ہیں۔ اور پیر

صاحب گولڑہ شریف سے بڑی عقیدت ومحبت رکھتے ہیں......رفیق خان بھی بہت دور سے یہاں پہنچے تھے یہ بھی حضرت پیر صاحب گولڑہ شریف کے غلام ہیں۔ملک غلام محمد صاحب کے بیٹے جناب نور محمد صاحب سے بھی ادھر ملاقات ہوئی یہ بھی حضرت کے مقربین میں سے ہیں۔رات کو ہم نے جناب امان صاحب کے گھر قیام کیا جو ہرائیسکو میں واقع ہے۔ان کے گھر والے روس گئے ہوئے ہیں۔جاپان میں پاکستانی کمیونٹی کے لوگوں نے اپنا اخبار' اپناٹی وی اور اپنا بہت کچھ قائم کیا ہوا ہے جس میں ریفرشمنٹ سے لے کر انٹرٹینمنٹ تک' اور سیاست سے لے کر عبادت تک کا سبھی کچھ شامل ہے......محافل بھی ہوتی ہیں' جمعہ وجماعت کا اہتمام بھی ہوتا ہے' تراویح میں ختم قرآن کا رواج بھی ہے' ویلفئر کے جلسوں کے علاوہ سیاسی جلسے بھی ہوتے ہیں ......رویت ہلال کمیٹی بھی ہے جو چاند کا اعلان رویت کے اعتبار سے کرتی ہے ....کاواساکی میں ہونے والے پروگرام کے حوالے سے اگلے روز جاپان نیوز اردو میں یہ خبر لگی ہوئی تھی۔......

جاپان کے مختصر وزٹ پر پاکستان سے آئے ہوئے ممتاز مذہبی اسکالر، جامعہ کراچی کے پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز نے کہا ہے کہ عشق رسول مومن کی میراث ہے،اور جس مومن کو حضورﷺ سے عشق کی حد تک محبت ہو جائے وہ حضورﷺ کی اطاعت سے کبھی انحراف کر ہی نہیں سکتا کیونکہ حب رسول اطاعت رسول کے سفر کا بنیادی سنگ میل ہے۔یہ بات انہوں نے جمعہ کے روز کاواساکی آکشن میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔وہ جناب مولانا نور محمد اور کراون انٹرنیشنل کے جناب شاہد جمیل صاحب کی دعوت پر سید عابد حسین شاہ صاحب کے ہمراہ کاواساکی پہنچے تھے۔

جناب ڈاکٹر شاہتاز نے اپنے خطاب کے دوران جاپان میں میلاد مصطفیﷺ کے حوالے سے ہونے والے پروگراموں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان محافل سے دلوں میں عشق مصطفیٰ کا نور دوبالا ہوتا ہے اور ذکر مصطفیٰ سے دلوں کو تسکین ملتی ہے۔انہوں نے کہا کہ آخرت میں جوابدہی کا جو سبق ہمیں حضورﷺ نے سکھایا ہے اسے کسی لحہ بھلانا نہیں چاہئے بلکہ بندہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنے کاروباری معاملات میں بھی اللہ کے سامنے جوابدہی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہر وقت یہ ذہن میں رکھے کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں حاضری اور میدان محشر کا طویل قیام وہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نے کہا(**اما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنت هي الماوى**) کہ جس دل میں اللہ کی بارگاہ کی حاضری کا خوف پیدا ہو گیا اور اس نے اپنے نفس کی

اصلاح کر لی اس کا ٹھکانہ جنت ہوگا۔ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ جناب رسول مقبول ﷺ نے ہم مسلمانوں کو اللہ کی بارگاہ کی حاضری کا ادب سکھایا ہے۔ہم پانچوں وقت نماز میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی عاجزی پیش کرتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ کی حاضری کی ریہرسل کرتے ہیں۔ہم اس روز (قیامت) کی سختی سے اللہ کی ہر روز پناہ مانگتے ہیں اور ہر روز اللہ سے اپنے لئے استعانت اور مدد مانگتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر شاہتاز نے کہا کہ دنیا مومن کے لئے دارالامتحان ہے اور اس دارالامتحان میں اللہ کو یاد رکھنا اس کی منشا کے مطابق زندگی بسر کرنا اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو لازم جاننا دنیوی اور اخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔انہوں نے جاپان میں مقیم مسلم کمیونٹی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اپنے اُس پاس موجود جاپانیوں کی اچھائیاں اختیار کریں اور ان کی برائیوں سے اپنے دامن کو داغدار ہونے بچائیں نہ صرف یہ بلکہ انہیں اسلام کی عالمگیر دعوت پہنچانے کا فریضہ ادا کریں۔

جمعہ ہم نے کاواساکی یوکوہاما آکشن کی مسجد میں پڑھا اور یہاں اردو و عربی میں خطبہ جمعہ بھی دیا..........کاواساکی کا نام ہم نے پاکستان میں کاواساکی موٹر سائیکل کے حوالہ سے سنا تھا......یہاں ایک شہر اس نام سے آباد ہے......اور اس شہر میں قائم اس آکشن سینٹر میں پانچوں وقت نماز اور جمعہ کا اہتمام بھی پاکستانی بھائیوں نے کر رکھا ہے..........فقہی اعتبار سے اگرچہ یہاں جمعہ کا قیام محل نظر ہے تاہم' اس خیال سے کہ چلئے ایک تو جمعہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور اس طرح کچھ دینی باتیں مسئلے مسائل دہرائے جاتے اور سننے کو مل جاتے ہیں......مصروف ترین لوگوں کا اسلامی شعائر میں سے ایک (جمعہ) کا زندہ رکھنا بھی بڑی بات ہے......ورنہ تو شاید یہ لوگ جاپان میں اپنے مستقل یا طویل قیام کے باعث جمعہ کو ہی بھول بھلا چکے ہوتے..........جیسے ان میں سے اکثر اپنی پاکستانی بیویوں اور بچوں کو بھلا چکے ہیں اور انہوں نے جاپان میں کاروباری ضرورت کے پیش نظر شادیاں کر لی ہیں..........

آکشن یہاں کی عجیب شئی ہے جو اس سے قبل ہم نے کہیں نہ دیکھی تھی.... ایک بہت بڑا میلوں پھیلا' کھلا سا میدان جس میں کاریں جیپیں موٹریں وٹرک اور دیگر ہر طرح کی گاڑیاں اوپر نیچے یوں رکھی ہیں جیسے دکانداروں نے ماچس کی ڈبیاں یا سگریٹ کے پیکٹ اوپر نیچے جوڑ رکھے ہوں......پھر اس کھلے میدان کے ایک جانب ایک بہت بڑا سا ہال ہے اس ہال میں کرسیاں لگی ہیں اور جامد (فکس) ہیں......ان کے سامنے ڈیسک ہیں جن پر ٹی وی یا کمپیوٹر اسکرین کی طرح اسکرینیں نصب ہیں اور دائیں

بائیں دو ہینڈل لگے ہیں جن کی مدد سے اس کمپیوٹر پر کام ہوتا ہے...... جو گاڑیاں اس آکشن سنٹر میں آج نیلام ہورہی تھیں ان کی تصویریں اور تفصیلات چند سیکنڈز کے لئے سامنے نمودار ہوتی تھیں اگر کسی کو خریدنا ہے تو اسے اپنے کمپیوٹر کے ساتھ لگا ہینڈل دبا کر اسے اپنے لئے بک کروالیتا ہے اس ہال میں غالباً سو کے قریب لوگ ہوں گے جو خریداری میں مصروف تھے اور ان کا ہر روز یہی معمول ہے...... یہ سب پرانی گاڑیوں کا کاروبار ہے...... پرانی سے مراد پانچ سال چلی ہوئی یا اس سے زاید.......... شام تک جس نے جتنی گاڑیاں خرید لی ہیں وہ ان کی ادائیگی طریقہ کار کے مطابق اسی ہال میں واقع بینک /دفاتر میں کردے گا......اور گاڑیاں اس کے نام ہوجائیں گی پھر وہ یہ ہدایات بھی کمپیوٹر پر دے دے گا کہ یہ گاڑیاں اسے کس ملک بھجوانی ہیں اور یہ گاڑیاں ایک خودکار نظام کے تحت قریبی بندرگاہ سے بحری جہاز پر لوڈ ہوجائیں گی اور روانہ کردی جائیں گی.......... یہاں مقیم پاکستانیوں میں سے اکثر کا یہی کاروبار ہے.......... کچھ نے اپنے اپنے یارڈ بنا رکھے ہیں...... جہاں پرانی گاڑیاں کھڑی ہیں خریدار آتے ہیں اور سودا کرکے چلے جاتے ہیں یہ لوگ ان کے مطلوبہ ممالک میں یہ گاڑیاں بھجوادیتے ہیں.......... جاپانی حکومت اس کام سے بہت خوش ہے کہ اس کا کچرا ٹھکانے لگانے' اور استعمال شدہ گاڑیوں کی فروخت کا انتظام پاکستانیوں نے سنبھال رکھا ہے......

بعض لوگوں نے آکشن کے کمپیوٹرز اپنے اپنے گھروں پر لگا رکھے ہیں اور گھر پر بیٹھ کر ہی وہ سارا کاروبار کرلیتے ہیں۔ ہمارے ایک میزبان جناب امان اللہ صاحب نے بھی اپنے گھر پر ہی آکشن بنایا ہوا ہے.......... ہمیں امان بھائی نے بتایا کہ ان کی بیگم روس کی رہنے والی ہیں اور ان دنوں روس گئی ہوئی ہیں...... ہم نے ان سے جب یہ سوال کیا کہ آپ نے روسی عورت سے شادی کیوں کی تو انہوں نے کہا میرا روس میں گاڑیوں کا کاروبار ہے میں یہاں جاپان سے روس گاڑیاں بھجواتا ہوں وہاں میرا کوئی آفس ہونا ضروری تھا......اور آفس کے لئے آفس سیکرٹری.......... نیز یہاں جو روسی آتے ہیں ان سے بات چیت کے لئے اور ان سے سودے بازی کے لئے کسی رشین کی تلاش تھی چنانچہ ان خاتون سے شادی کا فائدہ یہ ہوا کہ اب نہ رشیا میں کوئی مسئلہ ہے نہ یہاں...... گھر بھی چل رہا ہے اور کاروبار بھی..........

رات کو ہوٹل لبنانی میں کھانے پر بعض پاکستانی دوستوں کے ساتھ ایک میٹنگ کی اور پھر رات ہوٹل سن لائف میں قیام کیا جس کا اہتمام یہاں کے مقامی مسلم دوستوں نے کیا تھا...... یہ ایک خوبصورت ہوٹل تھا مگر ہمیں رات بھر نیند نہیں آئی......نئی جگہ تھی، اور ماحول بھی رومانوی زیادہ تھا ہم ذرا دیر کو ہوٹل کے

مین ہال میں آئے مگر جلد ہی شرمندہ ہوکر واپس چلے گئے کہ ہر طرف بے حیائی اور حیاسوزی عروج پر تھی، جی چاہتا تھا کہ کہیں اور شفٹ ہو جائیں مگر یہاں تو ہر طرف ہی یہ حال ہے......اپنے میزبانوں سے دریافت کیا ادھر کوئی مسجد قریب میں ہوتو ہم وہاں چلے جائیں جواب ملانہیں ہے..........بہر کیف اللہ اللہ کرتے رات گزری اور صبح فجر کے بعد کچھ دیر کو نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا...........

صبح فجر کے لئے بیدار ہوکر حسب معمول نماز کی ادائیگی کے بعد صبح کی سیر کو نکلے تو ہوٹل کے ساتھ ہی موجود ایک چرچ نظر پڑا، وہاں اس وقت تو کچھ نہ تھا تاہم عصر کے وقت کچھ چہل پہل اس چرچ کے اطراف نظر آئی ہم ذرا قریب سے صورت حال کا جائزہ لینے چلے گئے، معلوم ہوا کہ ایک شادی کی تقریب ہے جس میں چند لوگ جمع ہیں اور چرچ میں نکاح کی طرح کی کوئی رسم ہونی ہے......ہم نے یہاں ایک جاپانی سے پوچھا آپ لوگ عیسائی ہیں، اس نے کہا نہیں ہم تو جاپانی ہیں، ہم نے کہا مذہب کیا ہے؟ کہا کوئی مذہب نہیں......ہم نے کہا تو یہ چرچ میں کیوں جمع ہیں؟ کہا ہمارے ہاں جب شادی ہوتی ہے تو اس کی رجسٹریشن کے لئے سب کو چرچ ہی آنا پڑتا ہے......چاہے کسی مذہب کا ہو یا نہ ہو...........

گویا یہ چرچ نہ رہا بلکہ شادی رجسٹریشن آفس ہو گیا......

اگلے روز دوپہر کا کھانا بسم اللہ ریسٹورنٹ میں کھایا پھر ہم جاپان کے ایک دوسرے بڑے شہر......خاناگاواکین...........چلے گئے جہاں شاہد جمیل صاحب کے گھر پر عصر کی نماز ادا کی۔ رات کو ایک پروگرام ایبارا کی میں ہے......جس کا اہتمام ادارہ منہاج القرآن کے دوستوں نے کیا ہے' مرکزی جامع مسجد المصطفیٰ ایبارا کی کین' منہاج القرأن کے زیر اہتمام قائم ہے یہاں عشاء بعد ایک محفل میں شرکت کی، ادھر اعجاز احمد صاحب صالح محمد صاحب اور ان کے امام جناب مغل یعقوب صاحب سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے شہروں سے رفیق خاں صاحب، عابد صاحب اور حافظ محمد طاہر صاحب آئے ہوئے تھے۔

جاپان مختلف جزیروں پر مشتمل ایک خوبصورت ملک ہے خود جاپانیوں نے ہمیں بتایا کہ یہ تین ہزار جزیروں پر پھیلا ہوا ہے۔ ہم جس شہر بھی گئے سمندر کہیں نہ کہیں ہمارے دائیں بائیں یا آگے پیچھے ہی رہا مگر یہاں کا سمندر بھی بڑا حسین ہے کہ اس کے کنارے کنارے سبزہ ہے اور خوبصورت باغات ہیں......اور سب سے بڑھ کر سمندر پر لمبے لمبے پل ہیں اور پہاڑوں میں لمبی لمبی سرنگیں ہیں......کئی پل تو میلوں طویل ہیں اور اسی طرح کئی سرنگیں کئی کئی' میٹر طویل ہیں...........

انتظامی اعتبار سے یہ ۷۵ ڈویژنوں میں منقسم ہے اور ڈویژن کو یہاں جاپانی زبان میں

(کین) کہتے ہیں...... یہاں کا نظام حکومت جمہوری شہنشاہی ہے......ملکی امور ومعاملات وزیر اعظم چلاتا ہے لیکن اس کا تقرر شاہ کی منظوری سے ہوتا ہے قانونی وآئینی طور پر بادشاہ اس ملک کا مالک ہے...... جاپان کی آبادی ۲۰۰۷ کے تخمینی سروے کے مطابق بارہ کروڑ ستتر لاکھ نوے ہزار ہے۔جاپان کا قیام ۶۰۰ قبل مسیح سے بتایا جاتا ہے......اتنا قدیم ملک کتنے ہی انقلابات سے گزرا ہوگا......اس کی تاریخ پر بہت کچھ لکھا گیا ہے...... یہاں کی اہم عمارات میں سے ایک مینار ٹوکیو ہے......

ایک روز ہم...... مینارِ جاپان (Tokyo Tower)......دیکھنے جانکلے، ہمارے پاس کچھ وقت تھا کہ اصلاً تو ہم خانا گاوا سے یہاں ٹوکیو ایک تقریب میں شرکت کو آئے تھے مگر کچھ جلدی آ گئے تھے، ٹکٹ لیا اور ٹوکیو ٹاور (مینار جاپان) پر چڑھ گئے، اوپر سے اسی طرح پورا ٹوکیو نظر آتا ہے جیسے مینار پاکستان سے لاہور.........تاہم اس مینار کی کشادگی اوپر جا کر مینار پاکستان سے زیادہ محسوس ہوتی ہے......کچھ دیر اوپر رہے اسی دوران ایک سفید ریش خوبصورت عمر رسیدہ شخص کو دیکھا جو اپنی بیگم کے ساتھ مینار کی سیر کو آیا ہوا تھا......ہم نے خیال کیا کہ شکل وصورت سے یہ مسلمان لگتا ہے اور اس کی سفید خوبصورت چہرے پر سفید خوبصورت ڈاڑھی اور سر پر جالی دار ٹوپی بالکل مسلمانوں جیسی ہے، عابد شاہ صاحب سے میں نے کہا اس سے پوچھتے ہیں یہ کون ہے، انہوں نے کہا یہ مسلم نہیں، کوئی اور ہوگا، ہم نے کہا عیسائی؟ کہا نہیں عیسائیوں کا ایسا لباس نہیں ہوتا، ہم نے کہا یہودی ہوسکتا ہے؟ کہا ان کی ٹوپی اس سے مختصر اور مختلف ہوتی ہے، ہم نے کہا پھر بدھسٹ؟ کہا نہیں ان کے مذہبی رہنما سر منڈے ہوتے ہیں اور لباس بھی گیروے رنگ کا ہوتا ہے.........بہرکیف ہم نے اس سے ملاقات اور تعارف کی ٹھانی اور شاہ صاحب نے ہمت کر کے اس سے جا سلام علیک کی.........دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ جاپان کے قدیم مذہب کنفیوشزم سے تعلق رکھتا ہے......ہم نے اس سے کہا کہ تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی لیکن مل کر افسوس ہوا.........اس نے کہا کیوں؟ ہم نے کہا اس لئے کہ آپ اس خوبصورت ڈاڑھی اور چمکتے چہرے کے وقار کے باوجود جنت نہیں جاسکو گے.........اس نے کہا آخر کیوں؟ ہم نے کہا اس لئے کہ تمہارے پاس جنت جانے کی کنجی نہیں.........اس نے کہا وہ کیا ہوتی ہے.........عابد صاحب نے کہا سنو یہ کنجی ہے ....لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.........اور اسے دو تین بار کلمہ پڑھایا......اس سے اس کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے، چہرے پر نور کے رنگوں کی لہریں چلنے لگیں، ہم خود بھی دیکھ کر حیران ہوئے مگر اس کی بیوی تو دیکھ کر پریشان ہوگئی اور وہ یہ سمجھی کہ ہم نے اس پر کوئی جادو کر دیا ہے......اور جاپان میں جادو بہت

ہوتا ہے............اس شخص کی بیوی نے دونوں ہاتھوں سے اس کے کندھے پکڑتے ہوئے کہا تمہیں کیا ہورہا ہے؟ انہوں نے کوئی جادو تو نہیں کردیا...........اس نے کہا نہیں نہیں..........میں ایک سکون محسوس کررہا ہوں.....تم بھی یہ پڑھو جو میں نے پڑھا ہے.....خاتون نے کہا نہیں میں نہیں پڑھوں گی یہ تو کوئی جادو لگتا ہے...........اللہ اکبر ہمیں زمانہ جاہلیت کی وہ مائی یاد آ گئی جو اس خیال سے سامان سمیٹ کر شہر چھوڑ کر جارہی تھی کہ یہاں ایک جادوگر آ گیا ہے.....جو بھی اس کی بات سنتا ہے اس کے جادو کا اسیر ہوجاتا ہے.....گٹھڑی سر پر تھی چلا جاتا نہیں تھا ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر گٹھڑی لے لی اور اس سے کہا میں یہ تمہارے گھر تک پہنچا آتا ہوں..........بات لمبی ہوجائے گی یہ واقعہ بچپن میں ہم نے مقررین سے بارہا سنا، آپ نے بھی سنا ہوگا..........نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ جسے وہ جادوگر کہہ رہی تھی وہی اس کی خدمت کررہا تھا.....اور آخر میں اس نے کہا ماں میرا ہی نام محمد ہے..........چنانچہ، ٹوکیو ٹاور پر ہمیں یہ اعزاز بھی حاصل ہوگیا کہ ہم بھی اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی طرح کوئی جادوگر ہیں.....کاش کہ ایسا ہی ہوتا..........مگر ہم تو نہ ان کی طرح نہ جادوگر، تاہم یہ اعزاز ہمیں ضرور حاصل ہوا کہ وہ شخص دل سے مسلمان ہوگیا ......اور اس نے ہم سے ہمارے فون نمبر ای میل وغیرہ لئے اور کہا میں عرصہ سے حق کی تلاش میں تھا..........رابطہ رکھئے گا..........

نماز عصر کا وقت تنگ ہورہا تھا اور ہمارے ٹوکیو ٹاور سے نیچے اترتے اترتے سورج غروب ہوچکا ہوتا میں نے عابد صاحب سے کہا نماز یہیں پڑھ لیتے ہیں' کچھ تردد کے بعد کہ لوگ کیا کہیں گے؟ وہ تیار ہوگئے اور پھر ہم نے ٹوکیو ٹاور پر نہایت جوش سے اذان پڑھی اور ہوش آنے پر پتہ چلا کہ ......ہر طرف سے لوگ ہماری طرف دیکھنے لگے' ہیں اور پھر ہم دونوں نے اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ لوگ کیا کہیں گے باجماعت نماز عصر ٹوکیو ٹاور پر ادا کی.....یہ بھی زندگی کا ایک انوکھا تجربہ تھا..........

جاپان میں ہم نے پرائیویٹ کار کے علاوہ لوکل ٹرینوں میں اور بسوں میں بھی سفر کیا تاکہ یہاں کے کلچر اور لوگوں کے احوال سے واقفیت حاصل کرسکیں..........ایک بات جو ہم نے بطور خاص محسوس کی وہ یہ کہ جاپانی پڑھتے بہت ہیں.....ہر ایک کے بیگ میں ایک سے زاید کتابیں یا ناول یا رسائل ہیں اور وہ مختصر سفر میں بھی فارغ نہیں بیٹھتا بلکہ کچھ نہ کچھ پڑھتا رہتا ہے..........مرد ہوں یا خواتین، لڑکے ہوں یا لڑکیاں سبھی ٹرین میں کچھ نہ کچھ پڑھنے میں مصروف نظر آتے ہیں کچھ ہمارے بگڑے ہوئے پاکستانی بچوں کی طرح موبائل میں بھی مصروف رہتے ہیں لیکن..........(سفر جاری ہے)

ان اخاک من واساک ☆ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست در پریشان حالی و درماندگی